

## 338286-وبائی امراض کی وجہ سے لاک ڈاؤن کے دوران اعتکاف کیسے ہو؟

سوال

وبائی مرض پھیلنے کی وجہ سے کرفیونا فذ ہے تو ایسی صورت میں اعتکاف کس طرح ہو سکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اعتکاف : اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کے لیے مسجد میں رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں، اعتکاف صرف مسجد میں ہوتا ہے کہیں اور اعتکاف درست نہیں ہو گا، یہ حکم مردو خورت سب کے لیے یکساں ہے۔

جیسے کہ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مردوں کے لیے مسجد کے علاوہ کہیں بھی اعتکاف صحیح نہیں ہو گا، ہمیں اس حوالے سے کسی اہل علم کے اختلافی موقف کا علم نہیں ہے۔ اس بارے میں نیادی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(وَلَا يَجِدُونَ هُنْقَ وَأَثْمَمَ عَاكِفُونَ فِي الْأَنْسَابِ).

ترجمہ : اور تم اپنی بیویوں کے ساتھ مباشرت نہ کرو، اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہو۔ [البقرة: 187]

تو اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کو مساجد کے ساتھ خاص کیا ہے، اگر مسجد کے علاوہ کہیں اور اعتکاف صحیح ہوتا تو مباشرت کی حرمت کو مسجد کے ساتھ خاص نہ کیا جاتا؛ کیونکہ مباشرت اعتکاف کی حالت میں مطلقاً حرام ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ : (یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے ہوئے میری طرف اپنا سر کر دیتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی تھی، اور آپ اعتکاف کے دوران گھر میں ضرورت پر ہی آتے تھے۔)

اسی طرح دارقطنی نے اپنی سند سے زہری سے وہ عروہ اور سعید بن مسیب سے اور وہ دونوں سیدہ عائشہ سے بیان کرتے ہیں کہ : (محکف کے لیے سنت یہ ہے کہ انسان اپنی ضرورت کے تحت ہی مسجد سے نکلے، اور ایسی مسجد میں ہی اعتکاف ہو گا جہاں باجماعت نماز کا اہتمام ہو) "ختم شد المفہی" (3/65)

جسمور اہل علم کے ہاں عورت کا بھی وہی حکم ہے جو مردوں کا ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (50025) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اس بناء پر اگر لاک ڈاؤن کے دوران کسی کے لیے مسجد میں رہنے کی اجازت ہو جیسے کہ امام، موذن اور خادم وغیرہ تو وہ اعتکاف کر سکتے ہیں۔

دوم :

اگر کسی کو مسجد میں ٹھہر نے کی اجازت نہ ملے اور وہ پابندی سے اعتکاف کرتا آ رہا ہو تو لاک ڈاؤن ختم ہونے کے بعد اعتکاف کی قضا شوال یا کسی اور مسینے میں دے سکتا ہے یا پھر آئندہ رمضان میں 20 دن اعتکاف بیٹھے۔

جیسے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے، تو میں آپ کے لیے خیمہ لگادیتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھ کر اپنے خیمے میں داخل ہوتے، تو ایک بار سیدہ حضر رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ لگانے کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت دے دی اور سیدہ حضر نے اپنا خیمہ لگایا، پھر جب انہیں زینب بنت بخش نے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنا خیمہ لگایا، چنانچہ جب صحیح ہوئی اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی خیمے دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ کیا ہے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں بتلایا گی، تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تم سب نیکی کا ارادہ رکھتی ہو ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسینے میں اعتکاف نہیں کیا، اور شوال کے مسینے میں 10 دن اعتکاف کیا۔" اس حدیث کو امام بخاری : (2033) اور مسلم : (1172) نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "فتح الباری" (4/276) میں لکھتے ہیں :

"محوس یہ ہوتا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے ازواج مطہرات اعتکاف کے لیے سوت پن کی وجہ سے تیار ہوئی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوگا، اور اعتکاف کا مقصد فوت ہو جائے گا۔"

یا پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ آغاز میں عائشہ اور حضر کو اجازت دینا اتنا بڑا معاملہ نہیں تھا کہ جتنا بقیہ ازواج مطہرات کے آنے سے بنا کیونکہ پھر نازیوں کے لیے مسجد نگہ پڑ جاتی۔

یا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس ازواج مطہرات ہوں گی تو یہ ایسے ہی ہو جائے گا جیسے آپ گھر میں بیٹھے ہیں، تو ایسا ممکن ہے عبادت کے لیے مطلوبہ خلوت حاصل نہ ہو اور اعتکاف کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔

حدیث کے الفاظ : "اس مسینے میں اعتکاف نہیں کیا، اور شوال کے مسینے میں 10 دن اعتکاف کیا۔" کے بارے میں اسماعیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں : ان میں بغیر روزوں کے اعتکاف کا جواز ہے کیونکہ شوال کا پہلا دن عید الغظر کا ہوتا ہے اور اس دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بھی کہا کہ : ماہ شوال میں اعتکاف کی قضا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص کسی نفل عبادت کی پابندی کرتا ہو اور وہ رہ جائے تو اس کی قضا دینا مستحب ہے۔" (ختم شد)

سن ابو داود : (2463) اور ابن ماجہ : (1770) میں سیدنا ابن بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : بنی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، تو ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا، پھر جب آئندہ رمضان آیا تو آپ نے 20 رات میں اعتکاف کیا۔

اس سے ملتی جلتی روایت سنن ترمذی : (803) میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

اسی طرح مندادحمد : (21277) میں ابن بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں : (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے، تو ایک سال آپ سفر پر ہے، پھر جب آئندہ سال آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 20 دن اعتکاف کیا۔)

اس حدیث کو البانی نے صحیح ابو داود میں صحیح کہا ہے، اسی طرح مندادحمد کی تحقیق میں شعیبؓ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو الحمد للہ، اس معاملے میں وسعت ہے، نیز ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہی امراض اور آزار انشا کو ختم فرمادے۔

واللہ اعلم